احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۸۵ سوموار - ۱۳- ربیع الاول - ۱۴۱۵ھ ‘ ۲۲- ظہور ۱۳۷۳ ہش‘ ۲۲- اگست ۱۹۹۴ء

اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اسی طرح پر دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے۔ جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا (-) دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اس کا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی ہے اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسان کو آ گھیرتی ہیں۔ کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے۔ ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع روحانی امور ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷۴-۵۷۳)

تصحیح

○ الفضل مورخہ ۱۱- اگست ۱۹۹۴ء میں جلسہ سالانہ یو کے ‘ کے دوسرے دن کی کارروائی کی خبر میں جس نظم کا ذکر ہے

دوستو ہر گز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن

یہ نظم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

○ روزنامہ الفضل ۲۰- اگست ۱۹۹۴ء میں چار اسیران راہ مولا کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات میں ایک اسیر مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب کا ذکر رہ گیا ہے۔ ان کو بھی حضرت صاحب سے معانقہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

(ادارہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

○ مورخہ ۲۶- جولائی ۱۹۹۴ء کو قبل از نماز مغرب حضرت صاحب نے مندرجہ ذیل نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر۔

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی۔ لندن۔

نماز جنازہ غائب۔

(۱) مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ زراعت ماسٹر والد محترم عبد الرشید صاحب ربوہ۔

(۲) مکرم چوہدری بشیر احمد خانصاحب نائب افسر جلسہ سالانہ ربوہ۔

(۳) مکرمہ زمانی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبد الرحمان صاحب خادم "خالد احمدیت" جو کہ مکرم خان بہادر آصف زمان خان ڈپٹی کلکٹر رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی تھیں اور محترمہ ملک برکت علی صاحب آف گجرات رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑی بہو تھیں اور والدہ مکرم کرنل عبد الماجد صاحب ملک۔

(۴) مکرم محمد عبد اللہ چیمہ صاحب سابق کارکن وقف جدید ربوہ۔

(۵) مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ رانا ریاض

باقی صفحہ ۷ پر

کشمیر کے مظلوم ہوں یا بوسنیا کے مظلوم ہوں ان کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یہ جو خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے یہ کئی طرح سے ہے بنیادی طور پر تو پہلے نیت درست اور صحت مند ہونی چاہئے کہ جو میں خرچ کر رہا ہوں اللہ کی خاطر کر رہا ہوں اس ضمن میں ایسے لوگوں کے لئے بھی موقع ہے حالانکہ بہت چھوٹی سی بظاہر بات ہے‘ جو اپنی بیویوں اور بچوں سے کنجوسی کرتے ہیں اور طبعاً" کنجوس واقع ہوتے ہیں۔ اگر رمضان مبارک میں یہ خیال آئے کہ اللہ نے کہا ہے خرچ کرو تو ہم گھر سے کیوں نہ شروع کریں۔ بیوی بچوں کو بھی کچھ سہولت دے دیں۔ تو بظاہر یہ بیوی بچوں پر خرچ ہے مگر ہے خدا کی خاطر۔ اور حضرت رسول اکرم ﷺ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ خدا کی محبت میں کہ خدا راضی ہو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالو گے تو عبادت ہے تو یہ نیکی گھر سے شروع ہو تو دیکھو کتنے گھروں کے حالات سدھار دے گی۔ کیونکہ مجھے یہ اطلاعیں ملتی رہتی ہیں بعض لوگ طبیعت کے درشت ہوتے ہیں سخت مزاج اور بیوی بچوں کو کافی تنگی ڈالتے ہیں اور خود باہر نکلتے ہیں۔ اور باہر ہوٹلوں وو ٹلوں میں جا کے کھانا کھا آتے ہیں۔ یا دوستوں میں بیٹھ کر اپنے چسکے پورے کر لیتے ہیں اور گھر میں وہی بے چاری سوکھی دال روٹی جس سے زیادہ کی توفیق ہے خاوند کو لیکن بیوی کو نہیں دیتا۔ تو یہاں سے شروع کریں نا خرچ پہلے۔

اپنے گھروں کی حالت درست کریں۔ ان کے حقوق ادا کریں۔ پھر اپنے گردوپیش پر نظر ڈالیں۔ اپنے غریب بھائیوں اور ہمسایوں کے حقوق ادا کریں وہ جو ضرورت مند دنیا میں تکلیفوں میں مبتلا ہیں۔ کشمیر کے مظلوم ہوں یا بوسنیا کے مظلوم ہوں۔ ان کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ کریں۔ صدقات کے لئے ہاتھ کھولیں۔ چندوں میں آگے بڑھیں۔

(از خطبہ ۲۵- فروری ۱۹۹۴ء)

بدظنی بہت بری چیز ہے انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اور پھر چڑھتے چڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۲- ظہور ۱۳۷۳ ھش — ۲۲- اگست ۱۹۹۴ء

نرمی اور سختی

کسی سے آپ نے بڑے پیار سے کہا یہ بات اچھی ہے مان لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس نے آپ کے پیار کو کمزوری سمجھا اور اچھی بات پر غور نہ کیا اور کہہ دیا کہ میں نہیں کرتا۔ تم میرا کیا کر لوگے۔ اور جب اسے بتایا گیا کہ کیا کیا جا سکتا ہے یعنی وہ اچھی بات نہ کرنے کا کیا نقصان ہو سکتا ہے مزید اس نقصان کو کس طرح سزا سمجھا جا سکتا ہے تو اس نے جھٹ سے بات مان لی اور جو کچھ کرنے کو کہا گیا تھا وہ کر لیا۔

اچھا تو اصل میں پیار اور نرم روئی ہی ہے لیکن اگر اس سے کام نہ نکلے تو یقیناً مجبوراً دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے یعنی سختی کی طرف آنا پڑتا ہے۔ بات تو ناپسندیدہ لگتی ہے لیکن ہے بہت ضروری۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ کبھی پیار سے بات منوائی جاتی ہے اور کبھی غصہ سے نہ ایک کو ضرورت سے زیادہ آگے لے جایا جائے اور نہ دوسرے کو۔

بچوں کا بھی یہی حال ہے اور بڑوں کا بھی یہی حال ہے۔ بچہ زیادہ پیار سے بگڑ جاتا ہے اور زیادہ سختی سے بھی چڑ جاتا ہے۔ دونوں باتوں کو ساتھ ساتھ چلایا جائے تو نتیجہ حسب منشاء نکلتا ہے بڑوں سے بھی اسی طرح کام لینا پڑتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بھی یہی سنت ہے پیار سے بھی نیکی کی طرف لاتا ہے اور پھر دھمکاتا بھی ہے۔ ڈراتا بھی ہے۔ سزا کی نوبت بھی آجاتی ہے۔

اس وقت دنیا کی جو اخلاقی حالت ہے وہ یوں لگتا ہے کہ پیار سے سدھرنے والی نہیں ہے۔ پیار بہت ہو چکا۔ نرم روئی کے ساتھ بہت باتیں ہو چکیں لیکن جس ملک کی طرف بھی نگاہ اٹھائیے اس کی حالت اخلاقی طور پر بد سے بد تر ہوتی نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ ڈھیل تو دیتا ہے۔ اس کے ہاں دیر تو ہے لیکن وہ ڈھیل دینے کے بعد پکڑتا بھی ہے اور جب وہ پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ صرف افراد ہی نہیں قوموں کی قومیں ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتی ہیں اور ان کا صرف بدی اور برائی کے لئے نام یاد رہ جاتا ہے۔

آپ اخبارات اٹھا کر دیکھئے یہ اخبارات چاہے دنیا کے کسی ہی ملک کے کیوں نہ ہوں برے کاموں کی تفصیل سے بھرے پڑے ہیں بلکہ بعض اوقات تو یوں لگتا ہے کہ ایک دو سیاسی اور معاشی خبروں کے علاوہ ڈاکہ زنی۔ قتل و غارت اور بدکاری کی خبروں کا غلبہ ہوتا ہے۔

یہ بتانے کی ضرورت کا وقت آگیا ہے کہ بس اب حد ہو گئی رک جائیے اور اپنے آپ کو ٹھیک کر لیجئے ورنہ خدائی پکڑ سخت ہوگی۔ اور اس سے کوئی بچا نہ سکے گا۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بنائیے۔ اپنے کردار کو بلند کیجئے انسانیت کو انسانیت کے درجے پر لے آئیے۔

خدا کرے کہ ہم سب ایسا کر سکیں خدا کرے کہ سمجھانے والے سمجھائیں اور سمجھنے والے سمجھ جائیں اور دنیا راہ راست پر آجائے۔

میں نے کی تھی ذرا سی بات مگر
تم بتنگڑ بنا کے بیٹھ گئے
اب کہوں میں تو کیا کہوں اے دوست
حوصلے مدعا کے بیٹھ گئے

ابوالاقبال

منزل یک گام

(ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ)

دلکش ہے تیری ہر وادی رُوح فزا کُہسار
ہر گلشن میں جنت کے نظاروں کی بھرمار

ہر ذرّے میں چاند ستارے جھلمل جھلمل رقصاں
ہر قطرے میں پوشیدہ ہے ابرِ گوہر بار

ہر بوڑھے کی پیشانی ہے ہمّت کی تاریخ
ہر بچّہ ہے عظمت کا اک مستحکم مینار

یُوں تو امن و اماں کے شیدائی ہیں مرد و زن
لَوٹا دیتے ہیں ہمّت سے دشمن کا ہر وار

ہاتھوں میں شمشیر یقیں کی لب پہ خدا کا نام
بڑھنے والو بڑھتے جاؤ منزل ہے یک گام

دشمن کی ہر صبح بنا دو ظلمت کا گہوارہ
اپنی شامیں نورِ سحر کا لے آئیں پیغام

وار کرو ہاں وار کرو اور وار کرو بھر پُور
اونچا، اونچا اُور بھی اونچا پاکستان کا نام

کر دو حملہ آور کا ہر نقش پا معدوم
باقی ہے گر کام کوئی تو اتنا سا ہے کام

پاکستان کے فرزندانِ وحدت، زندہ باد
پُھولو اور پھلو دنیا میں اور رہو دلشاد

نورِ فطرت

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

"حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت الرابع کے خطابات کتابی صورت میں لجنہ اماء اللہ کراچی نے شائع کی ہے۔ ان خطابات میں سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

نصیحت اور علاج کے مختلف ادوار

اس ضمن میں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ سختی بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سختی یہ ہے کہ اصلاح کی خاطر زبردستی کی جائے اور ایسے ذرائع استعمال کئے جائیں کہ گویا کسی کو کوئی خاص روش ترک کرنے پر جسمانی طور پر مجبور کر دیا جائے۔ بالغ لوگوں کے خلاف ایسی سختی اسلام میں جائز نہیں ہے۔ اسلام ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے نصیحت سے کام لینے کی تعلیم دیتا ہے لیکن نصیحت کے دور کے بعد (جو بہر حال مقدم ہے) ایک دوسرا دور بھی آتا ہے۔ اور وہ ہے علاج کا۔ اس نئے دور میں ایک نوع کی سختی روا رکھی جاتی ہے۔ لیکن اس سختی کی حیثیت جبر کی نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت یا مقام علاج کا ہوتا ہے جماعت کو آخر پر علاج کا درجہ رکھنے والی سختی سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔ جماعت کو آخری چارۂ کار کے طور پر ایسی سختی یہاں بھی کرنا پڑے گی۔

جبر والی سختی اور علاج والی سختی میں جو فرق ہے میں اسے اچھی طرح واضح کر کے سمجھانا چاہتا ہوں۔ علاج والی سختی کو جبر سمجھنا ہرگز بھی درست نہ ہوگا۔ اس کو ایک مثال سے بآسانی واضح کیا جا سکتا ہے۔ کہیں کوئی وبا پھیل جائے اور بعض ایسے مریض ہوں جو دوسروں کو بھی بیمار کرنے والے ہوں پوری کوشش کے باوجود بھی ان کی بیماری قابو میں نہ آئے اور وہ یہ بات سمجھنے پر بھی آمادہ نہ ہوں کہ تم اپنی بیماری کو اپنے تک محدود رکھو اور دوسروں کو خوامخواہ اس میں مبتلا نہ کرو تو ایسے مریضوں کے لئے دنیا کی تمام آزاد قوموں میں جو جبر کے خلاف ہیں قانون رائج ہے کہ انہیں مجبور کر کے کرنٹائن (Quarantine) قرنطینہ میں رکھا جاتا ہے۔ قرنطینہ ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں ایسے مریضوں کا باہر کی دنیا سے اختلاط منقطع کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کے جراثیم اور اثرات باقی صحت مند لوگوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔

جماعت احمدیہ میں اس قسم کا قرنطینہ تو نہیں ہے جو قرنطینہ ہے وہ ایک اور رنگ کا ہے۔ ہم باقی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں سے سزا کے طور پر نہیں بلکہ اپنے دفاع اور خود حفاظتی کے طور پر اپنے سوشل تعلقات توڑ لیں۔ تاکہ آپ کی معصوم بچیاں ان کی سیرت دیکھ کر اس سے اثر قبول نہ کریں۔ اور انہیں خطرات لاحق نہ ہوں۔ ایسے بیمار لوگ غیر ذمہ دارانہ باتیں دوسروں کے کانوں میں پھونکتے ہیں۔ اس سے بدی اور فحشاء پھیلتی ہیں۔ اسے روکنے اور اس سے دوسروں کو بچانے کی خاطر بالآخر ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔

تجسّس اور تبیّن کے متعلق تعلیم

اس ضمن میں ایک اور فرق کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس فرق کو واضح کرنے کے بعد میں اس خطاب کو ختم کروں گا۔ جہاں تک اس فرق کا تعلق ہے۔ بعض ایسی باتیں ہیں جو تفصیل سے سمجھانی ضروری ہیں ورنہ آپ کے عہدہ دار ہوں یا دوسرے سننے والے وہ بعض اوقات بعض باریک فرقوں کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نظام (دین حق) اس تفصیل سے نافذ ہو کہ کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ ہر شخص کو پتہ ہو کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے۔ اس کے حق میں کیا دلائل ہیں۔ پھر دلائل ہوں بھی اتنے مضبوط کہ وہ غیروں کو (-----) سمجھا سکے اور مطمئن کرا سکے کہ (دین حق) جو بھی تعلیم دیتا ہے اس میں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں اس میں کوئی جبر نہیں کوئی زبردستی نہیں کوئی جاہلانہ بات نہیں بلکہ کمال بالغ نظری پر مبنی نہایت اعلیٰ تعلیم ہے اور ایسی بے نظیر تعلیم ہے کہ بنی نوع انسان کے لئے اسے اپنانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔

جہاں تک حالات سے آگاہی کی غرض سے جستجو کرنے کا تعلق ہے اس کی جائز حدود کو سمجھنا ضروری ہے اس بارہ میں بنیادی بات یہ ہے کہ (دین حق) تجسّس کی اجازت نہیں دیتا لوگوں کے ذاتی معاملات کے بارے میں بلاوجہ تجسّس کرنے اور کرید کرید کر حالات معلوم کرنے کے وہ خلاف ہے۔ قرآن کریم کی ایک واضح ہدایت ہے کہ ہرگز تجسّس سے کام نہ لو لوگوں کے ذاتی معاملات میں بے جا مداخلت نہ کرو۔ اور بلاوجہ توہمات کا شکار ہو کر یہ جستجو کرنے کی کوشش نہ کرو کہ کوئی چھپ کر کیا کرتا ہے۔ اس کو تجسّس کہا جاتا ہے۔ تجسّس منع ہے اور اس کی اجازت نہیں ہے لیکن ایک اور حکم ہے اور وہ ہے تبیّن کا۔ جب بھی کوئی فاسق خبر پہنچائے تو تبیّن کر لیا کرو۔ یعنی اس خبر پر یقین کر لینے کی بجائے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اب تبیّن اور تجسّس میں بہت بڑا فرق ہے میں جو ہدایت دے رہا ہوں وہ تجسّس کی نہیں دے رہا۔ بلکہ تبیین کی دے رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں خواتین میں اندر ہی اندر باتیں ہوتی ہیں اب وہ باتیں مختلف لوگوں کے متعلق ہوں یا مختلف گھروں یا بعض بچوں یا بچیوں کے متعلق ہوں ایسی باتیں کرنا سراسر ناجائز ہے ایسی عورتیں زبان کے چسکے لیتی ہیں اور فحشاء پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ ایسی باتیں نصیحت کی خاطر نہیں ہوتیں کیونکہ نصیحت تو اس کو کرنی چاہئے جو نصیحت کا محتاج ہے اس کو تو نصیحت نہیں کہتے کہ ایک عورت گھر سے نکلتی ہے دوسری ہمسائی کے گھر پہنچتی ہے اور کہتی ہے کہ تمہیں پتہ ہے فلاں جگہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ کام چھوڑ کر کہتی ہے بتاؤ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہ کہتی ہے وہاں تو لڑکیاں اس طرح کرتی ہیں اور لڑکے اس طرح کرتے ہیں۔ یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے۔ کسی کو ہوش ہی نہیں۔ وہ کہتی ہے اچھا یہ ہو رہا ہے! ہمارے محلہ میں! ایسی باتوں میں اول تو بہت سا حصہ جھوٹ ہوتا ہے۔ مبالغہ آمیزی ہوتی ہے دوسرے جب وہ عورت بات سن کر آگے پہنچاتی ہے تو اس کو مزا نہیں آتا جب تک وہ دو چار باتیں ساتھ زائد نہ لگا دے۔ حتیٰ کہ پَر کا کوا بنتا چلا جاتا ہے۔

قوموں کو ہلاک کر دینے والی برائی

اس طرح سوسائٹی میں ایسی بھیانک خبریں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں جو گندی ہوتی ہیں اور ہوتی بھی جھوٹی ہیں اور حد سے زیادہ مبالغہ آمیز۔ ان کا نہایت مہلک اثر سوسائٹی پر دو طرح سے پڑتا ہے۔ اول تو وہ عورتیں جو فحشاء کو پھیلانے کا موجب بن جاتی ہیں وہ خدا کی نظر میں پیاری نہیں رہتیں۔ اللہ ان کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ان کے درمیان سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں خدا کے پیار کی مستحق ہونے کی بجائے وہ اس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی مول لے لیتی ہیں۔ چونکہ اس مرض کے عورتوں میں پھیلنے کا زیادہ امکان ہوتا ہے اس لئے خطرہ یہ ہوتا ہے کہ پوری سوسائٹی ہی اس میں ملوث نہ ہو جائے اور اگر خدانخواستہ ساری سوسائٹی ہی ملوث ہو گئی تو ہوگا یہ کہ بظاہر ساری عورتیں نیکیاں بھی کر رہی ہوں گی چندے بھی دے رہی ہوں گی۔ قرآن بھی پڑھ رہی ہوں گی لیکن ایک ایسے بنیادی حکم کی خلاف ورزی کرتی چلی جا رہی ہوں گی جس کے متعلق قرآن نے وارننگ دی ہوئی ہے کہ خبردار اس برائی میں مبتلا نہ ہونا کیونکہ یہ قوموں کو ہلاک کر دیا کرتی ہے۔ ایسی عورتیں اسی برائی میں مبتلا ہوتی چلی جاتی ہیں اور خود اپنے ہاتھوں اپنی نیکیوں کو برباد کرتی چلی جاتی ہیں۔ وہ بدی کو سوسائٹی میں پھیلانے کی مجرم بن جاتی ہیں ان کی باتوں سے دوسری سننے والی عورتوں میں بدی کے لئے ولولے اور حوصلے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی باتوں کو سننے والی خواہ کتنی ہی دفعہ کانوں کو ہاتھ لگا کر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ دوسری عورتیں تو ایسا کر رہی ہیں میں ہی ایک ایسی رہ گئی ہوں جس کے لئے (دین حق) اور سلسلہ کی پابندیاں لازم ہوں۔ پھر رفتہ رفتہ بے حیائی پھیلتی ہے تو وہ کہتی ہے ایسی بھی کوئی بات نہیں فلاں تو ایسا کرتا ہے ہم کیوں نہ کریں ایسی عورتیں لجنات کی کارکنان یا سلسلہ کے دوسرے کام کرنے والوں کی بیویوں یا بچیوں پر نظر رکھتی ہیں اور اگر ان میں کوئی نقص دیکھیں تو اور زیادہ ان کو یہ بہانہ ہاتھ آ جاتا ہے کہ وہ پابندیوں کی خلاف ورزی کریں۔ وہ کہتی ہیں فلاں ایسا کرتا ہے۔ تو اسے کوئی کچھ نہیں کہتا میں کروں تو میری دفعہ بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرح نصیحت کارگر ہونے کا ماحول ضائع ہو جاتا ہے۔ جس طرح صحرا میں کوئی پودا اگ نہیں سکتا اسی طرح ایسے ماحول میں نصیحت کارگر نہیں ہوتی۔ جب شدت کی دھوپ پڑتی ہو جب خشک سالی کا موسم ہو تو سب سے زیادہ ویران وہ ریتلا علاقہ ہوتا ہے جہاں قسمت سے بارش ہو تو کچھ اگتا ہے ورنہ کچھ اگتا بھی نہیں۔ یہ جو عورتوں کے بلاجواز باتوں کے چھوٹے چھوٹے چسکے ہیں یہ سوسائٹی کو ویرانوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ پھر ایسے ویرانوں میں روحانیت کا پودا لگ ہی نہیں سکتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری قوم تباہی کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے (-) جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رویاء صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور (خدائی خبر) کے واسطے سے اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

صاحبزادی امتہ الشکور صاحبہ

سیرت حضرت اماں جان

چغلی اور غیبت سے نفرت آپ کو چغلی، غیبت یا کسی کی غیر حاضری میں شکایت کرنا بہت ہی برا لگتا تھا۔ اس بات کو بہت ناپسند کرتی تھیں۔ ایک عورت تھی جس میں یہ کمزوری تھی۔ اس کو آپ نے سمجھایا کہ یہ باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ اللہ میاں منع کرتا ہے۔ اس عورت نے سنکر فوراً کہا کہ "آپ کو فلاں عورت نے بتایا ہوگا کہ میں ایسا کرتی ہوں"۔ اماں جان اس بات پر بہت خفا ہوئیں اور کہا "تم بے وجہ بدظنی سے کام لے رہی ہو"۔

قبولیت دعا بچو!! جیسا کہ ہم پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں کہ حضرت اماں جان کو دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ آپ ہر وقت ہر بات کے لئے دعا کرتیں اور اللہ تعالیٰ آپ کی سنتا بھی بہت تھا۔ اس بارے میں ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں ماڑی بچیاں گاؤں میں ایک احمدی میاں اللہ رکھا دکاندار تھے وہ گاؤں سے غلہ خرید کر آس پاس یعنی اردگرد کی منڈیوں میں فروخت کرتے تھے۔ ایک دن وہ قادیان گئے تو ان کا گھوڑا خود بخود کھل کر بھاگ گیا یا اللہ جانے کوئی چور کھول کر لے گیا۔ وہ بے چارے بہت پریشان ہوئے۔ قادیان اور اس کے قریب جتنے گاؤں تھے سب جگہ تلاش کیا، مگر گھوڑا نہ ملا۔ مایوس ہو کر حضرت اماں جان کے پاس آئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپ نے ایک دعا کاغذ پر لکھ کر دی اور فرمایا۔ "میں بھی دعا کروں گی آپ بھی یہ دعا پڑھتے جائیں اور دوبارہ گھوڑے کو تلاش کریں۔ (اللہ نے چاہا تو) مل جائے گا"

میاں اللہ رکھا دعا پڑھتے ہوئے ساتھ ہی کاغذ کی سیاہی خشک کرنے کے لئے پھونکیں مارتے ہوئے لنگر خانہ سے تھوڑی دور گئے تھے کہ دیکھا گھوڑا دوڑتا ہوا سامنے آرہا ہے اور اس طرح حضرت اماں جان کی دعا سے گھوڑا مل گیا۔

پیارے بچو!! یہ سارے واقعات پڑھ کر اور جو کچھ بھی ہمیں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت اماں جان کے متعلق بتایا ان تمام باتوں کو دیکھ کر ہم حضرت اماں جان کی سیرت کے بارے میں بلا تامل یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ بہت صدقہ خیرات کرنیوالی۔ ہر چندہ میں شریک ہونے والی تھیں۔ پانچوں وقت کی نماز پہلے وقت میں ادا کرتیں۔ بلکہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی پڑھتیں۔ دل میں ہر وقت خدا کا خوف رہتا۔ آپ جہاں ایک خدمت گزار اور وفادار بیوی تھیں وہاں اولاد کے لئے ایسی ماں تھیں کہ جس کی مثال نہیں ملتی، گھرداری اور دوسرے انتظام بھی بڑے اعلیٰ طریقہ پر کرتیں۔ بہت محنتی تھیں صبر اور شکر سے کام لیتیں۔ بہت کھلے دل کی مالک تھیں۔ بہت بڑا دل تھا ان کا۔ کوئی کچھ بھی کہہ دے، کوئی تکلیف پہنچائے، لیکن کبھی بھی شکایت نہ کرتیں بلکہ ظاہر بھی نہ ہونے دیتیں۔ تکلیف دینے والا خود ہی خاموش اور شرمندہ ہو جاتا۔ شکوہ، چغلی، غیبت نہ آپ کرتیں نہ سننا پسند کریں۔ دل میں کسی کے خلاف کوئی کینہ نہ تھا محبت ہی محبت تھی

خدا کی محبت اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی محبت، اس کی کتاب سے محبت اور اس کے بندوں کی محبت سے آپ کا دل بھرا رہتا۔ ہر ایک کے کام آنا، دکھ درد بانٹنا، ہر ایک خوشی میں دل سے شامل ہونا آپ کی فطرت تھی۔ خوش مزاج بھی تھیں شاعرہ بھی۔ ادب اور علم سے لگاؤ بھی تھا اور قدر بھی۔ بہت صفائی پسند تھیں۔ صاف ستھرا لباس پہنتیں۔ خوشبو آپ کو بہت پسند تھی۔ حضرت صاحب بھی آپ کے لئے عطر اور چنبیلی کا تیل خاص طور پر منگوایا کرتے۔ لباس کے ساتھ اپنا گھر بھی صاف ستھرا رکھتیں۔ آپ کا کمرہ ہر وقت اگر بتی اور ہرمل اور لوبان کی دھونی کی خوشبو سے مہکا رہتا۔ کھانے میں بھی سوکھی میتھی ڈالتیں تا کہ خوشبو آئے۔

آپ کے ننھیال کی طرف سے رشتہ کے ایک بھائی تھے جو غیر احمدی تھے۔ وہ ایک دفعہ سردیوں میں قادیان آئے۔ یوں تو قادیان اور قادیان والوں سے بہت متاثر ہوئے، لیکن اپنی آپا نصرت جہاں بیگم نے آپ پر خاص اثر چھوڑا، وہ کہتے ہیں:۔

آپا صاحبہ کا یہ طریقہ تھا کہ وہ صبح صبح میرے پاس پہنچ جاتیں اور دروازہ کھٹکھٹا کر اندر آجاتیں۔ سلام کہہ کر باتیں شروع کر دیتیں۔ میں لحاف لپیٹے پلنگ پر بیٹھا ہوتا اور وہ ٹہل ٹہل کر باتیں کرتی جاتیں۔ آواز میں کرارہ پن باقی تھا۔ نظر کام کرتی ہے۔ ہاتھ پاؤں مضبوط، صحت اچھی ہے اور بڑی چست ہیں۔ بات کو غور سے سنتی ہیں اور ہر بات کا معقول جواب دیتی ہیں۔ زندگی کے ہر موضوع پر باتیں کرتی ہیں اور بے دھڑک اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ پان کا زیادہ شوق ہے باتیں کرتی جاتی ہیں اور پان کھاتی جاتی ہیں۔ دلی والوں کا سا لباس ہے۔ کرتا اور تنگ پائجامہ، کرتہ پر سویٹر پہن کر کشمیری شال اس طرح اوڑھتی ہیں کہ سر بھی ڈھک جاتا اور مفلر بھی معلوم ہوتا اور کوٹ پہن کر ان سب کو ایک جگہ کر لیتی ہیں۔ ایک ہاتھ میں تسبیح اور ایک میں دستانہ ہوتا ہے۔ صبح ہی نماز کے بعد گھر سے نکلتی ہیں۔ پہلے عزیزوں کے اور پھر دوستوں کے اور جماعت کے دوسرے مخلص احباب کے گھر جاتی ہیں۔ اس میں حال پوچھنا اور بیماروں کی تیمار داری کرنا وغیرہ سب شامل ہوتا ہے۔ کہیں بچوں کا علاج کرتی ہیں کہیں بڑوں کی طبیعت پوچھتی ہیں۔ کسی جگہ دوا بتاتی ہیں کہیں خود تیار کر کے دیتی ہیں---- اور اس علاج معالجے میں ان کی اچھی مہارت ہے۔----دس گیارہ بجے تک فارغ ہو کر گھر پہنچ جاتی ہیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد آرام کرتی ہیں۔ عصر کی نماز تک گھر میں بہو بیٹیوں سے ملتی ہیں۔ شام کو پھر سیر کے لئے نکل جاتی ہیں۔ اس پروگرام پر تقریباً روزانہ عمل کرتی ہیں۔ اس وقت ان کی عمر ۵۴ سال ہے مگر ارادہ میں جوان ہیں۔ اپنے عزم میں جوان ہیں۔ عمل میں جوان ہیں۔ ایک بارعب کمانڈر کی طرح قادیان کی آبادی پر اثر ہے۔ جس طرح خلوص اور محبت سے ملتی ہیں اسی طرح رعب اور اثر سے کام لیتی ہیں۔ ان کاموں میں ان کو دلچسپی ہے اور ان کو ہی اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے جس طرح خاندان کو ان کی ضرورت ہے۔ قوم اور مذہب کا لحاظ کئے بغیر ہر ایک سے حسن سلوک کے ساتھ ملتی ہیں۔ جو کچھ ممکن ہوتا ہے اس کی خدمت کرتی ہیں۔ اطمینان اور دلاسہ دیتی ہیں"۔

غرض آپ بہت بلند اخلاق کی مالک تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور سنت اور حدیث پر پورے طریقہ پر چلنے والی تھیں۔ آپ کا یہ اعلیٰ نمونہ جماعت نے دیکھا اور آپ سے محبت کی اور محبت پائی۔ آپ جماعت کے لئے حقیقی ماں سے بھی بڑھ کر تھیں۔

آپ کی وفات جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ساری جماعت اس طرح تڑپ تڑپ کر اور بلک بلک کر خدا کے حضور دعا میں مانگ رہی تھی جیسے کوئی اپنی سگی ماں کیلئے مانگ رہا ہو۔ لیکن خدا کی تقدیر آن پہنچی تھی اس کا بلاوا آگیا تھا۔ ۲۵ دن کی بیماری کاٹ کر ۲۰ اپریل ۱۹۵۲ء کو آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ آپ قادیان سے ہی ایک لٹھے کا تھان اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ایک کرتہ ساتھ لائی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ "یہ میں نے اپنے کفن کے لئے رکھا ہوا ہے"۔ چنانچہ آپ کو پہلے وہ متبرک کرتہ اور پھر وہی کفن پہنایا گیا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(سیرت حضرت اماں جان صفحہ ۶۴ تا ۶۹)

امن کا مذہب

کراچی سے عمیر- اے- نیازی ڈان کے ۷- اگست ۱۹۹۴ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:۔

ہمارا مذہب اسلام جو امن کا مذہب ہے بالکل خراب کر دیا گیا ہے۔ جو کچھ ہمارے آباؤ اجداد مانتے تھے ہم وہ نہیں مانتے۔ آج کل مسلمان تشدد کے لئے جانے جاتے ہیں ہم تو قیام امن کے لئے مشہور ہوتے تھے اور اسی طرح انصاف اور ضبط نفس کے لئے۔ لیکن اس مناقشات کی دنیا میں جہاں حرص و ہوا اور جنگ مسلط ہیں اب ہم ان باتوں کے لئے مشہور نہیں۔ یہ بیرونی عناصر کا ہم پر اثر نہیں ہے کہ ہم نے اپنے اس مذہب کو جو امن کا داعی تھا خراب کر دیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے از خود اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ ان مسلمانوں میں سے جو اسے خراب کرنے کے ذمہ دار ہیں وہ لوگ ہیں جنہیں انتہا پسند مولوی کہا جا سکتا ہے۔ وہ امن والے اسلام کا وعظ نہیں کرتے بلکہ انتہا پسندی کا وعظ کرتے ہیں۔

یہ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ زیادہ تر مذہبی رسوم کی طرف توجہ دلاتے ہیں بجائے اس کے کہ انسانی اقدار کی طرف توجہ دلائیں جن کے ذریعے ہم سب بھائی اور بہنیں بنتے ہیں۔ ہم سب آدم اور حوا کی اولاد ہیں۔ کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کی سورہ ماعون نہیں پڑھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم نے اس کے متعلق نہیں سوچا جو یوم القیامتہ کا انکار کرتا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جو یتیموں کو دھتکار دیتا ہے اور دوسروں کو اصلاح کی تلقین نہیں کرتا کہ وہ غریب کو کھانا کھلائیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو نماز پڑھتے ہیں مگر اپنی نمازوں میں غفلت کا انداز اختیار کرتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو پاکیزہ ظاہر کرتے ہیں لیکن غریبوں کو صدقہ نہیں دیتے۔ پس جو اچھے ہیں اور دوسروں کی مدد کرتے ہیں وہی جنت کے دروازوں میں سے اندر داخل ہوں گے نہ کہ وہ جو کمینہ ہے ظالم ہے اور سخت دل ہے۔

چاہئے کہ ہم کسی نسل کسی مذہب کے خلاف تعصب کے جذبات نہ رکھیں کیونکہ یہ کسی کا قصور نہیں کہ وہ اس نسل میں یا اس مذہب

باقی صفحہ ۵ پر

دل کے امراض پر
ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری کا لیکچر

ملک کے مشہور ماہر امراض قلب بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری ایف آر سی پی ایڈنبرا ربوہ تشریف لائے تو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپ نے دل کے امراض اور ان کی احتیاطی تدابیر پر ایک لیکچر دیا۔

اس تقریب کا آغاز جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ کر رہے تھے تلاوت قرآن سے ہوا جو مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے کی۔ بعد ازاں فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے معزز مہمان کا تعارف کروایا۔ آپ نے کہا کہ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری ہمارے ملک کے جانے پہچانے ماہر امراض قلب ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصے میں ملک گیر شہرت حاصل کر لی ہے۔ آپ اس وقت ہارٹ سپیشلسٹ کے طور پر اور بطور پروفیسر آف کارڈیالوجی آرمی میڈیکل کالج میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنے جذبہ خدمت خلق، پروفیشنل مہارت اور تجربہ اور خلوص کے باعث ہمیشہ سرفہرست رہے ہیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کہکشاں کے ایک روشن ستارے ہیں۔ ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ ربوہ تشریف لائے اور مریضوں کو قیمتی مشورے دیئے۔

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری نے اپنے لیکچر میں جو انگریزی میں دیا گیا بتایا کہ دل کے امراض سے دنیا بھر میں سب سے زیادہ لوگ ہلاک ہوتے ہیں دوسرے نمبر پر جس وجہ سے لوگ مرتے ہیں وہ سڑکوں کے حادثات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دل کے امراض کے تین بڑے سبب ہیں۔ نمبر ایک ہائی بلڈ پریشر۔ ۲۔ سگریٹ نوشی۔ اور نمبر ۳ خون میں کولسٹرول کا بڑھنا۔

انہوں نے کہا کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں انسان کو جوں جوں آسائشیں ملتی چلی جاتی ہیں اس کی زندگی کا رخ بدل رہا ہے۔ اب جسمانی ورزش بہت کم رہ گئی ہے۔ دنیا میں تفکرات بڑھ گئے ہیں۔ دل کی بیماریوں کی وجوہات میں موٹاپا۔ جسمانی ورزش یا حرکات کی کمی۔ سگریٹ۔ الکوحل (شراب نوشی) (ہائی بلڈ پریشر) ایسی چیزیں ہیں جن سے بچا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے سلائیڈز کے ذریعے اپنے لیکچر کے اہم نکات کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ۴۰ سال کی عمر کے بعد ۵ میں سے ایک مرد کو دل کی بیماری ہوتی ہے جب کہ ۱۷ میں سے ایک عورت کو دل کی تکلیف ہوتی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں کو دل کی تکلیف کم کیوں ہوتی ہے۔ اس پر جب تحقیق کی گئی تو ڈاکٹر اس نتیجہ پر پہنچے کہ عورتوں کے مخصوص ہارمونز دل کی بیماری میں روک بنتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کیا گیا کہ دل کے مریض مردوں کو عورتوں کے ہارمونز کے ٹیکے لگائے گئے۔ اس سے ان کی دل کے مرض تو ٹھیک ہو گئے مگر وہ مردانہ خصوصیات کھو بیٹھے اور وہ نہ مرد رہے نہ عورت۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جن کو دل کی تکلیف ہو ان کے لئے احتیاطی اقدامات یہ ہیں کہ وہ مثلاً پاکستان اور جرمنی کا ہاکی میچ دیکھتے ہوئے احتیاط کریں ایسے ہی ایک موقع پر مجھے قریباً ایک درجن فون کالیں موصول ہوئیں کہ ہمارے سینے میں درد ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دل کے مریض کو دباؤ Stress کے مواقع سے بچنا چاہئے۔

اسی طرح سخت سردی میں باہر نکلنے سے بھی گریز کرنا چاہئے اور اگر ایسے مواقع آ جائیں تو دل کے دورے کے اثرات کے مقابلہ کی دوا ہر وقت پاس ہونی چاہئے۔ انہیں چاہئے کہ بلڈ پریشر کو نارمل رکھیں کیونکہ ہائی بلڈ پریشر دل کے علاوہ دماغ کی شریان پھٹنے اور گردوں کے عمل کو نقصان پہنچانے کا بھی موجب بنتا ہے۔ دل کے مریضوں کو چاہئے وہ آدھ گھنٹہ روزانہ ورزش ضرور کیا کریں۔ ہفتہ میں اگر روزانہ نہ کر سکیں تو ۳-۴ دن ضرور کریں۔

عام آدمی بھی اگر اس پر عمل کریں تو دل کی بیماری سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مجھ سے جب بھی دل کی بیماری سے بچے رہنے کے طریق پوچھے جاتے ہیں تو میں بتاتا ہوں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا طریق اختیار کریں۔ آپؐ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روزانہ نماز فجر کے بعد نصف گھنٹے سے لیکر ۳۵-۴۰ منٹ تک سیر کیا کرتے تھے۔ اس میں آپؐ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چلا کرتے تھے۔ چودہ سو سال پہلے ہمیں یہ باتیں بتائی گئیں جو آج ڈاکٹر بتاتے ہیں۔ اس میں غور کریں کہ اس سیر کے نکات کیا تھے۔ صبح کے وقت پیٹ خالی ہوتا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ورزش خالی پیٹ کرنی چاہئے یا صبح کے وقت یا شام کے وقت۔ کھانا کھانے کے بعد ورزش کرنا صحت کے لئے سخت خطرناک ہو سکتا ہے۔ صبح کی سیر کے وقت فضا میں اوزون زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں اس وقت آکسیجن کے ۳ مالیکیول ہوتے ہیں گویا آپ ایک سانس میں ۵۰ فیصد زیادہ آکسیجن حاصل کرتے ہیں۔ یہ کیفیت دن کے دوسرے حصوں میں حاصل نہیں ہوتی۔ اس وقت دل و دماغ کو زیادہ آکسیجن حاصل ہوتی ہے۔

اس سیر کی دوسری بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت تیز چلا کرتے تھے۔ اس سیر میں تیزی سے چلنا ضروری ہے۔ اس سے دل کی بند نالیاں کھل جاتی ہیں پھر یہ ہے کہ ساتھیوں کی موجودگی میں سیر کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سیر میں تسلسل برقرار رہتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ دل کے درد انجائنا کی علامت بائیں بازو کا درد ہے۔ اس کے علاوہ جبڑے میں نچلے طرف بھی درد ہو سکتا ہے۔ انہوں نے ایک دلچسپ واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ ایک شخص کو جبڑے کے نچلے حصے میں درد تھا وہ دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس گیا جس نے اس کا ایک دانت نکال دیا۔ درد پھر بھی کم نہ ہوا تو اس نے سوچا کہ غلط دانت نکال دیا ہے چنانچہ اس نے ساتھ والا دانت بھی نکال دیا پھر بھی آرام نہ ملا تو اس نے ایک اور نکال دیا۔ حتی کہ جبڑا دانتوں سے خالی ہو گیا اور درد جاری رہا تو اس کو ماہر امراض قلب نے بتایا کہ تمہیں دل کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے جبڑے میں درد ہو رہا ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دل کے امراض کا ایک سبب جلد بازی میں کھانا۔ انتہائی مصروفیت میں کام کرنا۔ ایک شخص کے سپرد بہت ساری ذمہ داریوں کا ہونا ہے۔ اس سے دل پر بوجھ پڑتا ہے۔ جو دل کی بیماری میں بدل سکتا ہے۔

دل کے امراض سے بچاؤ میں وائٹ میٹ یعنی مچھلی کا گوشت خاص کردار ادا کرتا ہے۔ قطب شمالی کے علاقے میں جہاں زندگی بے حد سست رفتار ہے۔ ورزش نام کو نہیں وہاں دل کے امراض موجود نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کی خوراک کا روزانہ جزو مچھلی ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے ربوہ میں ۱۵۰ مریض دیکھے ہیں۔ ان سے میں نے یہاں پر دل کے امراض کی جو وجوہات اخذ کی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱- ورزش نہیں یا بہت ہی کم ہے۔
۲- زندگی آسان ہے۔ سہولتیں زیادہ ہیں۔ خوراک مرغن ہے۔
۳- سموکنگ میں اضافہ ہو رہا ہے۔ خصوصاً نوجوان اس کے زیادہ شکار ہو رہے ہیں۔
۴- زندگی دباؤ کا شکار ہے۔ خصوصاً ایسے لوگ جن کے بچے ملک سے باہر ہیں۔ یا دیگر ملکی حالات اور جماعتی حالات بھی دباؤ کا شکار ہیں۔

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔ ایک سوال کے جواب میں جس میں ایک مشہور شخصیت کی دل کے مرض کے ہاتھوں وفات پر حیرانی ظاہر کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ کسی فرد واحد کی دل کی بیماری کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اس میں اس کی فیملی ہسٹری بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے خاندان میں دل کا مرض عام ہو۔ پھر اس پر دباؤ Stress کو بھی دیکھا جائے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ ایسا شخص اپنی صحت کے متعلق دیئے گئے مشوروں کے بارے میں کس طرح عمل کرتا ہے یا عام طور پر لاپرواہی برتتا ہے۔

بعض اور سوالات کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ عورتوں میں ضبط تولید کی ادویہ Contraceptive کا زیادہ استعمال بھی دل کے امراض کو بڑھا دیتا ہے۔ اس سے جسم میں کولسٹرول لیول بڑھ جاتا ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ دل کے امراض میں اسپرین کا کردار کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ امریکہ میں ۶۰ ہزار مریضوں کو ڈاکٹروں نے اسپرین کھانے کی ہدایت کی۔ نصف کو باقاعدگی سے کھلائی گئی اور نصف کو بہت ہی کم مقدار میں دی گئی چند سال کے بعد سروے کیا گیا تو پتہ چلا کہ جنہوں نے زیادہ اسپرین کھائی وہ دل کی بیماری سے بچے رہے۔ اور جنہوں نے بہت تھوڑی کھائی تھی ان میں دل کی تکالیف زیادہ ہوئیں۔ لیکن یہ اس صورت حال کا صرف ایک پہلو ہے۔ مزید پتہ چلایا گیا تو معلوم ہوا کہ جنہوں نے زیادہ مقدار میں اسپرین کھائی تھی ان پر برین ہیمرج کا حملہ زیادہ ہوا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسپرین کا استعمال بھی دیکھ بھال کر کرنا چاہئے۔ صرف دوائیوں کی کمپنیوں کی اشتہار بازی سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مختصراً فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت عام فہم اور سادہ انداز میں بہت اہم باتیں بتائی ہیں۔ ہم سب ان کے شکر گزار ہیں۔

بعد ازاں حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

بقیہ صفحہ ۴

کے لوگوں میں پیدا ہوا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا انتخاب ہے کہ وہ کس کو کس خاندان میں یا نسل میں یا مذہب میں پیدا کرتا ہے۔ نسل اور مذہب کے سلسلہ میں نفرت کرنے کا یہ مطلب ہے کہ یہ باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں خدا کا انتخاب نہیں ہے کہ کوئی شخص کہاں کب کس طرح اور کس کے ہاں پیدا ہوگا۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کیا سعودی تیل کی دولت ختم ہو رہی ہے؟

زبردست ترقی اور دولت حاصل کرنے کے بعد اب سعودی عرب میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ تیل کی دولت کی آخر کار ایک حد ہے اور بے حد وحساب اخراجات پر پابندی ہونی چاہئے۔ دنیا کے سب سے بڑے تیل کے ذخیرے کی مالک سعودی عرب کی شاہی فیملی اور امیر کبیر سعودی شہریوں کو اب یہ سوال پریشان کرنے لگا ہے کہ ان کے الّے تلّلے آخر کتنے دن جاری رہ سکتے ہیں۔ اب منصوبوں میں کفایت کی جا رہی ہے۔ نئے ترقیاتی منصوبے روکے جا رہے ہیں بلکہ پرانے ٹھیکوں پر بھی نظرثانی کی جا رہی ہے۔

کئی سالوں سے تیل کی قیمت مسلسل کم ہو رہی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ خلیج کی جنگ نے سعودی عرب کی دولت کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ سعودی عرب کی حکومت اب شاہ خرچیوں سے ہاتھ روک رہی ہے۔ بجلی اور پانی کے بلوں میں غیر معمولی رعایتوں پر نظرثانی کی جا رہی ہے۔

ایک کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی کے ملک میں اب ہر چیز کی ترجیح مقرر کی جا رہی ہے۔ تیل کے وزیر ہشام ناظر نے بتایا کہ اب ہم منصوبوں میں سے ضروری کاموں کو چنتے ہیں۔

لیکن یہ صورت حال ایک ایسے ملک کے شہریوں کو پریشان کر رہی ہے جس کی مارکیٹوں میں ۵۳ انچ کے سونی ٹیلی ویژنوں کی بھرمار ہے۔ جہاں چھوٹا رنگین ٹی وی کسی کو پسند ہی نہیں آتا۔ جہاں کے لوگ صحراؤں میں ہائی ٹکنالوجی کی آسائشوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے پورٹیبل ٹائلٹ ساتھ رکھتے ہیں۔

لیکن اب وزراء یہ سوچتے ہیں کہ دفاتر اور گھروں میں اتنے زیادہ ائرکنڈیشنوں کی کیا ضرورت ہے اتنی بڑی تعداد میں نیون سائنز اور لائٹوں کا وجود بے کار ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ تمام وزارتوں میں ایک گھنٹہ روزانہ بجلی بند کی جا رہی ہے۔ اور صنعتوں کو کہا جا رہا ہے کہ جن اوقات میں بجلی سب سے زیادہ خرچ ہوتی ہے ان میں پیداوار بند رکھیں۔

۱۹۷۰ء اور ۱۹۸۰ء کے عشروں میں ملک میں جو زبردست ترقی ہوئی ہے اس کے نتیجے میں ملک بھر میں سینکڑوں ہسپتال بنائے گئے۔ اڑھائی ہزار فیکٹریاں لگائی گئیں ۲۳ ہزار سکول تعمیر ہوئے اور ہزاروں میل لمبی سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا۔

اب حکومت ترقیاتی منصوبوں پر کم رقوم خرچ کر رہی ہے۔ بڑے منصوبوں کی تعداد کم کر دی گئی ہے۔

سعودی عرب میں ایک ماہر اقتصادیات نے بتایا کہ ہم جو کچھ دیکھ رہے ہیں وہ ماضی قریب میں نظر نہیں آتا تھا۔ وزیر تعلیم کہتے ہیں کہ ہم ہر دو دن میں تین سکول تعمیر کرتے تھے۔ اگر ہم دو ہفتوں میں دو سکول بنائیں تو کیا حرج ہے؟ کیا ہو جائے گا اگر ہم تیل کی تلاش کے بعض نئے منصوبوں کو تاخیر میں ڈال دیں اور بعض سڑکوں کو چوڑا کرنے کے منصوبے نہ بنائیں۔

اب طیارے کو فرد واحد کے سفر کے لئے استعمال کرنے کا رجحان کم ہو رہا ہے۔ اب طیاروں کو بھر کر استعمال کیا جاتا ہے۔ دس سال پہلے ۴۰ جیٹ طیارے زیر استعمال تھے اب ان کی تعداد ۲۵ رہ گئی ہے۔ اب جب لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر کے لئے نکلتے ہیں تو وہ مختلف ائرلائنز کے بروشر منگواتے ہیں اور کرایہ کا موازنہ کر کے کم کرایہ والی ائرلائنز کا انتخاب کرتے ہیں۔

اب ترقیاتی منصوبوں میں صرف دفاع کو فوقیت دی جاتی ہے۔ لیکن اس میں بھی یہ سوچا جاتا ہے کہ اخراجات کو کنٹرول کیا جائے۔ اور سیدھے انداز میں یہ کہا جاتا ہے کہ بچت کی جائے۔

سعودی عرب کے بجٹ میں ۱۹۹۴ء میں ۲۰ فیصد کمی کر دی گئی ہے یہ بجٹ ۵۲ء۵ ارب ڈالر سے کم کر کے ۴۲ء۶ ارب ڈالر کر دیا گیا ہے۔ اس ملک میں صحت کی سہولتیں مفت ہیں' تعلیم مفت ہے' ضروریات زندگی کی اشیاء بے حد کم قیمت ہیں اور آبادی کے بڑھنے کی رفتار ۳ء۵ فیصد ہے۔

سعودیوں کو یہ عادت پڑ گئی تھی کہ وہ گرمیاں فرانس کے عیاش شہروں کینز اور ماربیلا میں گزارتے تھے اور گھر سے جاتے وقت بجلی اور ائرکنڈیشنز چلتا چھوڑ جاتے تھے۔ اب وہ توانائی کے استعمال کا بل ادا کرتے ہیں۔ اب بے پناہ اخراجات کرنے والوں کو رقم ادا کرنی پڑتی ہے۔

کئی جونیئر شہزادے ضروریات زندگی کے بلوں سے لاپرواہ ہوتے تھے یا اپنے بڑوں کے حوالے کر دیتے تھے کہ وہ ادا کریں۔ سعودی عرب میں بجلی کے ریٹ یورپ کی نسبت صرف ۱/۳ ہیں اور پانی کے بل اپنی اصل قیمت سے ۱/۱۰ ہیں۔ لیکن اب وزراء کو کہا جا رہا ہے کہ کوئی نیا منصوبہ نہ بنائیں۔ کوئی نئی عمارت نہ بنائیں نہ نیا فرنیچر خریدیں۔ بیرون ملک سفر کرنے پر پابندیاں ہو رہی ہیں۔ اگر ایک کام ایک ہفتے کی بجائے ایک دن میں مکمل ہو سکتا ہے تو کیوں اس پر ہفتہ لگایا جائے۔

یہ ساری صورت حال بتا رہی ہے کہ سعودی دولت اب اپنے اختتام پر پہنچنے کا سفر اختیار کر چکی ہے۔ اور اب یہ سعودیوں کی عادات کو کتنا گراں گزرے گا اور ان کی کیا کیا مشکلیں مستقبل میں سامنے آئیں گی۔ اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

☆○☆

سری لنکا کے انتخابات

سری لنکا پر ۱۷ سال سے حکمران حکومتی پارٹی کو الیکشن میں شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ۵ جماعتوں پر مشتمل اپوزیشن پیپلز الائنس نے ۲۲۵ سیٹوں پر مشتمل قومی اسمبلی میں قطعی اکثریت تو حاصل نہیں کی لیکن اس نے حکمران پارٹی سے زیادہ نشستیں حاصل کر لی ہیں۔ اور اسے حکومت بنانے کے لئے صرف چند نشستیں درکار ہیں۔ خیال ہے کہ اب سری لنکا میں مخلوط حکومت قائم ہو گی جس کی قیادت ماضی کی خاتون وزیر اعظم مسز بندرانائیکے کریں گی۔ یاد رہے کہ مسز بندرانائیکے دنیا بھر کی پہلی خاتون وزیر اعظم تھیں۔ اگر وہ اب برسر اقتدار آ جائیں تو جنوبی ایشیا دنیا کا وہ واحد خطہ ہو گا جس کے چار بڑے ممالک میں سے تین میں خاتون وزرائے اعظم حکمران ہوں گی۔ پاکستان اور بنگلہ دیش میں پہلے ہی خواتین حکمرانی کر رہی ہیں۔ مسز بندرانائیکے کے خاوند مسٹر بندرانائیکے کو سیاسی چپقلش میں قتل کر دیا گیا تھا جس کے بعد ان کی پارٹی نے مرحوم کی بیوہ کو اپنا لیڈر بنا کر انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ سترہ سال قبل مسز بندرانائیکے سے حکومت چھن گئی۔ ان پر مقدمات بنائے گئے۔ اور ان کی سیاسی حیثیت ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اس سے قبل مسز بندرانائیکے نے ایک بار صدارتی الیکشن بھی لڑا لیکن وہ ہار گئیں۔

☆○☆

شام اسرائیل سمجھوتہ؟

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے اسرائیل اور شام کے درمیان جو بات چیت شروع کرانے کی کوشش کی تھی وہ مختلف ناکامیوں سے گزرتی ہوئی اب ایک نئی شکل میں کامیابی سے ہمکنار ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ اسرائیل اور شام اب اپنے اپنے موقف کو مختلف ٹکڑوں میں روبہ عمل لانے پر متفق ہو رہے ہیں۔ شام چاہتا تھا کہ اسرائیل گولان کے مقبوضہ علاقے فوراً خالی کر دے اور اسرائیل یہ چاہتا تھا کہ وہ یہ علاقے کئی سالوں میں خالی کرے گا لیکن شام سے امن سمجھوتہ فوراً ہو جائے۔ اب بات چیت ان امور پر ہو رہی ہے کہ گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیل کی واپسی مرحلہ وار ہو۔ اس کا مجموعی عرصہ کم کر دیا جائے اور اس کے جواب میں شام مکمل امن سمجھوتہ کرنے کی بجائے مرحلہ وار طریق پر امن سمجھوتہ طے کرے۔ یعنی مکمل امن سمجھوتے کے تمام نکات پر عمل کرنے کی بجائے چند نکات پر عمل ہو اور باقی نکات کو اسرائیلی فوجیوں کی واپسی کے ساتھ ساتھ روبہ عمل لایا جائے۔ اور یہ سارا عمل کئی سالوں پر پھیلا دیا جائے۔ اور جو خیال تھا کہ چند ماہ میں یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اب ایسا نہیں ہو سکے گا۔

اب شام اسرائیل سے تمام علاقے فوری طور پر خالی کرنے پر اصرار نہیں کر رہا اور جواباً اسرائیل بھی شام سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مکمل امن سمجھوتہ پر عمل کر کے دونوں ملکوں کے تعلقات کو عام دوستانہ تعلقات کی سطح پر لے آئے۔ اس طرح سے بات چیت میں موجودہ تعطل دور ہو جائے گا اور امریکی وزیر خارجہ کے ستمبر میں دورے کے وقت بات خاصی آگے بڑھے گی۔

☆○☆

بدنام زمانہ دہشت گرد کی گرفتاری

بدنام زمانہ دہشت گرد کارلوس دی جیکال جس کے اور بھی کئی نام ہیں سوڈان سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دنیا بھر کی پولیس عرصہ بیس سال سے اس کو گرفتار کرنے کی کوشش میں تھی۔ سوڈان نے اس مجرم کو فرانس کے حوالے کر دیا ہے۔

کارلوس کی عمر ۴۴ سال ہے۔ وہ وینزویلا میں پیدا ہوا۔ وہ خرطوم میں دہشت گردی کے بعض منصوبے بنا رہا تھا کہ فرانس کی حکومت کی درخواست پر اسے گرفتار کر لیا گیا۔ کارلوس کے ساتھ اس کے بہت سے ساتھی بھی گرفتار ہوئے ہیں۔ سوڈانی حکومت نے اس کی گرفتاری کی معین تاریخ نہیں بتائی اتنا کہا ہے کہ اسے چند دن قبل گرفتار کیا گیا تھا۔ فرانس اور جرمنی میں کئی دہشت گردی کی کارروائیاں جن کو مشرق وسطی سے منسلک کیا گیا تھا' کارلوس کا کارنامہ بیان کی جاتی ہیں۔ اس نے میونخ اولمپک ۱۹۷۲ء میں ۱۱ اسرائیلی کھلاڑیوں کو ہلاک کیا' ۱۹۷۵ء میں اوپیک کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا' اور ۱۹۷۶ء میں ائر فرانس کے ایک طیارے کو یوگنڈا کے اینٹیبے ائرپورٹ سے اغوا کیا۔ اس کا تعلق دنیا کے بدنام دہشت گرد گروپوں' جرمنی کے

بادر مین ہوف گینگ' جاپان کی ریڈ آرمی' ترکی کے پاپولر لبریشن فرنٹ' سپین کی باسک علیحدگی پسند تحریک' اور بعض فلسطینی تنظیموں سے بتایا جاتا ہے۔

سوڈان نے بتایا ہے کہ کارلوس ایک جعلی سفارتی پاسپورٹ پر سوڈان میں داخل ہوا۔ یہ پاسپورٹ ایک عرب ملک نے جاری کیا تھا۔ اس کے ساتھی بھی عرب پاسپورٹوں پر سفر کر رہے تھے۔ سوڈان نے ان ملکوں کا نام نہیں بتایا جو اس میں ملوث ہیں۔

☆ ○ ☆

بوسنیا میں جنگ

بوسنیا کے شمالی علاقوں میں ایک بار پھر جنگ شدت سے بھڑک اٹھی ہے۔ سربوں کی طرف سے امن سمجھوتہ مسترد کئے جانے کے بعد جنگ کی توقع کی جا رہی تھی۔ اس جنگ میں اب مسلمانوں کا پلہ بھاری دکھائی دیتا ہے۔ اقوام متحدہ کے نمائندوں نے اس جنگ پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ جنگ کا دائرہ پورے بوسنیا میں پھیل جائے گا اور حالیہ جنگ بندی جو کسی نہ کسی صورت میں نافذ ہے بالکل ختم ہو کر رہ جائے گی۔ اس کے نتیجے میں بوسنیا میں قائم جو امن کی صورت حال گذشتہ تین ماہ سے جاری تھی پھر سے مکمل جنگ میں بدل جائے گی۔

چین / ہائی ٹیکنالوجی زونز کا قیام

چین میں ۵۲۔ ہائی ٹیکنالوجی انڈسٹریل علاقوں کے قیام پر کام تیزی سے جاری ہے۔ یہ بات چین کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے کمیشن نے بتائی ہے۔ ان علاقوں میں سات ہزار صنعتی منصوبے روبہ عمل ہیں جن میں سات لاکھ افراد کو روزگار حاصل ہو رہا ہے۔ ان صنعتی علاقوں کی مجموعی آمدنی گزشتہ سال ۵۰۔ ارب یوآن تھی۔ ان علاقوں سے حکومت کو گزشتہ ۵۔ ارب یوآن ٹیکس اور منافع حکومت کو حاصل ہوا۔ اور انہوں نے گزشتہ سال ۷۰ کروڑ امریکی ڈالر کے برابر کی برآمدات کیں۔

یہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ چین صنعتی ترقی کی جس شاہراہ پر اب چل نکلا ہے وہ جلد ہی اسے دنیا کا ایک مضبوط صنعتی ملک بنا دیں گے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ عبد المنان صاحب اظہر ابن چوہدری عبد الکریم صاحب نمبردار (حال مقیم جرمنی) کا نکاح ہمراہ مکرمہ امتہ النصیر صاحبہ بنت چوہدری منیر احمد صاحب بعوض مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم ڈاکٹر محمد علی صاحب سابق امیر صوبہ سرحد نے بیت الذکر اٹک میں مورخہ ۱۷ جون ۱۹۹۴ء کو پڑھا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح ہر لحاظ سے فریقین کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ درد گردہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترم شیخ محمد حنیف صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی اہلیہ محترمہ زیتون بیگم صاحبہ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور اور بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم امان اللہ مبصر جوئیہ صاحب معتمد خدام الاحمدیہ خوشاب کے سینہ میں کوچ کے ایک حادثہ کی وجہ سے درد رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبد الحمید صاحب صدر محلہ بشیر آباد چھنیاں (سابق کارکن جدید پریس) مورخہ ۱۵۔ اگست ۹۴ کو بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ اگلے روز مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ چوہدری احسان علی صاحب آف گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ کے جواں سال بیٹے ندیم احمد صاحب مورخہ ۱۷۔ اگست ۱۹۹۴ء بروز اتوار اچانک وفات پا گئے۔ عزیز نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا تھا اور نتیجہ کا انتظار تھا۔ کافی عرصہ بلڈ پریشر کی زیادتی اور گردے کی خرابی کی تکالیف کا سامنا بڑی ہمت اور جواں مردی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کے درجات بلند فرمائے اور والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

○ "تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے۔ کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم خوشی محمد صاحب

محترمہ سرداراں بیگم صاحبہ بیوہ مکرم خوشی محمد صاحب جمال بیکری گول بازار ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم خوشی محمد صاحب ولد خدا بخش صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام پلاٹ قطعہ نمبر ۲۸/۴ برقبہ دس مرلے واقع دار الیمن ربوہ الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا ترکہ مکرم خوشی محمد صاحب شرعی طور پر تقسیم کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ (بیوہ)
(۲) مکرم محمود احمد صاحب (بیٹا)
(۳) مکرم مغفور احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

احمد خان صاحب (جنہوں نے راہ خدا میں جان دی) ہمشیرہ رانا عبد المنان خاں صاحب نارتھ پارک۔

(۶) مکرمہ Ungkoyang ہمشیرہ مکرم عدنان اسماعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ ملائشیا (مکرم محمد عثمان صاحب کی پہلی اہلیہ تھیں)

(۷) مکرمہ ریشم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور صاحب بٹ سیالکوٹ والدہ محمد سرور بٹ صاحب آف سکاربرو ٹورانٹو کینیڈا۔

(۸) مکرم مبارک احمد صاحب آف کراچی کزن نصیر احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا۔

(۹) چوہدری محمد سعید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد انور خانصاحب سابق امیر صاحب جڑانوالہ برادر مکرم چوہدری محمد اکرم خانصاحب مینجر نیشنل بنک آف پاکستان اسلام آباد۔

(۱۰) مکرم محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ چک سکندر۔

(۱۱) مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب آف بریلی۔

(۱۲) مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم مبارک احمد صاحب ڈوگر (ایک حادثہ میں وفات ہوئی ہے)

(۱۳) مکرمہ امتہ الاسلام قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش قادیان۔

(۱۴) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شرف دین صاحب چیمہ حال ربوہ والدہ مکرم امان اللہ صاحب چیمہ لندن' اکرام اللہ چیمہ صاحب جرمنی' ظفر اللہ صاحب چیمہ ربوہ' اسد اللہ چیمہ صاحب ربوہ۔

(۱۵) مکرم نعمت اللہ خان صاحب والد مکرم ظفر اللہ خانصاحب نیشنل سیکرٹری مال کینیا۔

(۱۶) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر اللہ دتہ صاحب دار الرحمت غربی ربوہ۔

(۱۷) مکرمہ چراغ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب والدہ محمد داؤد صاحب مانچسٹر

(۱۸) مکرم عبد الرشید صاحب (ماموں مکرم الیاس منیر صاحب) جرمنی۔

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ' اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY انگلش میں وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر لجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771
04524-211283
فیکس 92-04524-212299

خبریں

ربوہ : 20- اگست-1994ء
گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ حکومت نے اپوزیشن جماعتوں کے اہم رہنماؤں کی گرفتاری کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ گرفتاریاں حکومت کے خلاف اپوزیشن کی "تحریک نجات" کا مقابلہ کرنے کے لئے کی جائیں گی۔ اپوزیشن نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۱۱ ستمبر سے حکومت کو ہٹانے کے لئے "تحریک نجات" شروع کر رہی ہے۔ اس تحریک میں ٹرین کے ذریعے تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت نے تحریک نجات سے سختی سے نمٹنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مختلف اضلاع میں مقدمات کے اندراج کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اگلے ہفتے مذاکرات کی آخری کوشش کی جائے گی۔ ستمبر میں گرفتاریوں سے پہلے وزیر اعظم حساس ایجنسیوں اور مقتدر حلقوں سے صلاح مشورہ کریں گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی ڈیڈ لائن (۱۱- ستمبر) سے انہیں کوئی پریشانی نہیں۔ صوبوں میں تبدیلی کی افواہیں بے بنیاد ہیں ایک پینل انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کو جتنی حکومت ملتی ہے تشدد میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔ الطاف حسین خود کو بے گناہ سمجھتے ہیں تو وطن واپس آکر عدالت میں پیش ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کو یہ مشن دیا گیا ہے۔ کہ وہ پیپلز پارٹی اور اپنی بہن کو بدنام کرے۔ بیگم نصرت بھٹو کچھ بھی کہیں وہ میری ماں ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ حکومت کو جب تک فوج کی آشیر باد حاصل ہے احتجاجی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ تماشا دیکھتے جاؤ۔ جھاڑو پھرنے کا وقت آگیا ہے۔ ٹرین مارچ ڈبل مارچ میں بھی بدل سکتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ چھاپے اور گرفتاریاں ۱۱ ستمبر تک حکومت کو لے ڈوبیں گی۔ ہمیں حکومت کے سیاہ کارنامے منظر عام پر لانے سے نہیں روکا جا سکتا۔ حکومت سیاسی مخالفین کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اس کے تسلسل کی اجازت دینا ملکی مفاد میں نہیں ہے۔ حکومت ایک طرف مذاکرات کی دعوت دیتی ہے دوسری طرف اپوزیشن کے بارے میں مخاصمانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہ دن دور نہیں جب عوام کرپٹ حکمرانوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید اور پاک فوج کے ایجوٹنٹ جنرل لیفٹیننٹ جنرل معین الدین نے انٹیلی بیورو کے زیر حراست سابق بریگیڈئر امتیاز کی طرف سے کی گئی ملاقات کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ ذرائع نے کہا ہے کہ آرمی چیف کسی ایسی شخصیت سے نہیں ملیں گے جس سے فوج کو سیاست سے دور رکھنے کی کوششیں متاثر ہونے کا خدشہ ہو۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف مہم اپوزیشن کی سیاسی خودکشی ثابت ہو سکتی ہے۔ نواز شریف ایک ایسے معرکے کی طرف بڑھ رہے ہیں جس میں ان کی فتح کے امکانات کم ہیں۔ اور اپوزیشن کے لئے اب واپسی بھی ناممکن ہے سیاسی مبصرین نے حزب اختلاف کی طرف سے حکومت کے خلاف سیاسی ہتھکنڈوں پر حیرانگی ظاہر کی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے مسٹر الطاف حسین نے شہباز شریف کے ذریعے اپوزیشن کو یہ جواب بھجوایا ہے کہ اس مرحلے پر احتجاجی تحریک ممکن نہیں انہوں نے اسمبلیوں سے استعفے دینے کے بارے میں ایم کیو ایم کا مطالبہ مسترد کر دیا۔

○ پشاور میں افغان مہاجرین نے اقوام متحدہ کے دفتر میں ایک یادداشت پیش کی جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت افغانستان میں مداخلت بند کرے سینکڑوں افغان مہاجرین نے سڑکوں پر احتجاجی مارچ کیا اس میں زیادہ تر گلبدین حکمت یار کے حامی موجود تھے۔ مظاہرین الزام لگا رہے تھے کہ بھارت صدر ربانی کی حکومت کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے بھی دہلی اور کابل کے درمیان پروازوں میں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

○ حکومت اور کامرس اینڈ انڈسٹری کے نمائندوں کے درمیان اصولی اتفاق رائے ہو گیا ہے کہ ۳۴ صنعتوں پر فکسڈ ٹیکس کی شرح میں ڈیڑھ گنا اضافہ کر دیا جائے اور ۲۷۷ اشیا پر سیلز ٹیکس کی وصولی کا فیصلہ برقرار رہے گا۔ اس معاہدے پر یکم ستمبر سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ ۳۴ صنعتیں صرف سال رواں میں فکسڈ ٹیکس دیں گی لیکن اگلے سال انہیں جنرل سیلز ٹیکس میں شامل ہونا پڑے گا۔ ۳۴ صنعتیں مقررہ ہدف سے ایک ارب ۴۷۔ کروڑ روپے سے زائد ٹیکس ادا کریں گی۔ تاجروں نے کہا ہے کہ حکومت نے ہمارے مطالبات مان لئے ہیں۔

○ روس نے افغانستان کی سرحد پر بکتر بند دستے پہنچا دیئے ہیں تاجک باغیوں اور افغان چھاپہ ماروں کے حملے میں سات روسی فوجیوں کی ہلاکت کے بعد روس نے افغان حکومت کو سخت وارننگ دی ہے۔ روس کے دو گن شپ ہیلی کاپٹروں نے جواباً شدید بمباری کی اور باغیوں کو پہاڑوں میں پسپا کر دیا گیا۔